مگر ایک گروہ لازماً حق پر رہے گا

یہ خوفناک پیش گوئیاں گو بڑی تعداد میں احادیث کے اندر وارد ہیں کہ اِس امت میں یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار ہونے لگیں گے۔ نیز روم و فارس کے طور اطوار اپنائے جانے لگیں گے۔ مگر یہ امید افزا خبر بھی احادیث کے اندر مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ساری امت اِس مہلک روش کا شکار نہ ہوگی۔ بلکہ ایک گروہِ حق قیامت تک رہے گا جسے اللہ اُس صراطِ مستقیم پر ہی قائم رکھے گا جس پر آپ ﷺ امت کو چھوڑ گئے۔ یہ طَائِفَةٌ ظَاهِرَةٌ (چھا کر رہنے والا گروہ)؛ اہل باطل کے خلاف مسلسل برسرِ پیکار؛ قیامت تک ہار ماننے والا نہ ہوگا۔ اِس مضمون کی پیش گوئی بھی نبی ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

نیز نبی ﷺ کی یہ پیش گوئی اِسی مضمون کو تقویت دیتی ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَى ضَلَالَةٍ.[1]

یقیناً اللہ میری امت کو، یا کہا کہ امتِ محمد ﷺ کو، پوری کی پوری کو ضلالت پر نہ جانے دے گا۔

---

1 ترمذی عن ابن عمر رقم 2167، مستدرک حاکم رقم 397۔ البانی نے اسے صحیح کہا۔

مسند احمد (رقم 27224) میں یہی بات ابو بصرۃ غفاری رضی اللہ عنہ سے یوں آئی: سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَجْمَعَ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ فَأَعْطَانِيهَا "میں اللہ سے سوالی ہوا کہ وہ میری ساری امت کو گمراہی پر نہ جانے دے۔ اللہ نے مجھے یہ چیز بخش دی"۔

نیز آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی:

«لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ»[2]

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اِس دین کے اندر ایسی پود اگاتا رہے گا جسے وہ اپنی اطاعت کروانے کے لیے کام میں لاتا رہے۔

چنانچہ نبی ﷺ کی اِن سچی پیش گوئیوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ ﷺ کی امت میں ایک طبقہ آپ ﷺ کی ہدایت اور طریقے کے ساتھ ہی چمٹا رہے گا جو کہ خالص دینِ اسلام ہے۔ جبکہ ایک طبقہ آپ ﷺ کے اِس راستے سے منحرف ہو کر یہود کی چلی ہوئی گھاٹیوں میں سے کوئی گھاٹی یا نصاریٰ کے چلے ہوئے راستوں میں سے کوئی راستہ چلنے لگے گا۔ گو یہ ضروری نہیں کہ ایسے ہر انحراف سے آدمی کافر ہی ہو جائے۔ بلکہ یہ تک ضروری نہیں کہ ایسے ہر انحراف سے آدمی فاسق ہو جائے۔ بلکہ ان انحرافات میں سے کوئی انحراف ایسا ہو گا جو کفر ہو، کوئی انحراف ایسا جو فسق ہو، کوئی انحراف ایسا جو محض نافرمانی ہو، اور کوئی انحراف ایسا جو محض خطا ہو۔

یہ انحراف، یعنی راستہ چھوڑ بیٹھنا طبائع کا بھی تقاضا ہے اور شیطان بھی اسے انسان کے آگے زیادہ سے زیادہ مزین کرتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ بندے کو حکم ہوا کہ مسلسل دعاء کرتا رہے کہ اسے وہی سیدھا راستہ چلنا نصیب رہے جس میں نہ یہودی طرزِ عمل کی کوئی آلائش ہو اور نہ عیسائی طرزِ عمل کی۔

یہ ہے "حنیف" ہونا۔ یعنی یکسو۔ ہر طرف سے ہٹا ہوا۔ اور ایک ہی رخ پر پورے وثوق اور دلجمعی کے ساتھ لگا ہوا۔ اِس بحرِ ظلمات سے پار لگنا جو پیغمبر کے ذریعے خدا نے اِس

---

2 مسند احمد عن أبي عِنبَةَ الخولاني 17787، ابن ماجہ رقم 8، ابن حبان رقم 326۔ البانی اور ارنؤوط نے اِس حدیث کو حسن کہا۔

کو دکھلا دیا اور أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ والی شاہراہ پر اِسے گام زن کرا دیا، یہ اس پر خدا کا شکر کرتا نہیں تھکتا۔ اس سے اِدھر اُدھر کسی جانب دیکھنے کا روادار یہ کیسے ہو؟ اللہ کے سوا اِس کا کوئی معبود اور نہ انبیاء اور حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَاب رضی اللہ عنہم کے سوا اب اِس کا کوئی راستہ۔ یہ راہ چھڑوا دینے والے جتنے عوامل یہاں آئیں گے یہ ان کو اپنے حق میں ہلاکت تصور کرے گا؛ اور ایسے سب عوامل کے ساتھ مسلسل حالتِ جنگ میں رہے گا۔

اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں متنبہ فرمایا کہ اہل کتاب کی خواہش یہی ہے کہ یہ ہمیں ہمارا وہ راستہ چھڑوا کر جو اللہ کے ہاں قبول ہے اُن راستوں پر لگائیں جن پر چل کر یہ خود خدا کے در سے دھتکارے گئے:

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ (البقرۃ:109)

بہت اہل کتاب خواہشمند ہیں کہ یہ تم کو پھیر کر کافر کر دیں تمہارے ایمان لانے کے بعد، محض اپنے اندر کی جلن سے، جبکہ حق ان پر پوری طرح واضح ہو چکا۔

اسی سورت میں تھوڑا آگے چل کر فرمایا:

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۔ (البقرۃ:120)

یہ یہود اور نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی ملت کی پیروی نہ کر لو۔ کہو: اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اگر تم نے، باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، ان کی آراء کی پیروی کی، تو اللہ کے آگے نہ تمہارا کوئی ولی اور نہ کوئی مددگار۔

(کتاب کا صفحہ 69-71)

پس اہل کتاب کی یہ خواہش کہ ہم اپنا راستہ چھوڑ کر اُن کے پیروکار اور اُن کے خوشہ

چین ہوں، خود قرآن نے ہم پر آشکار کر دی۔ جبکہ ہمیں بھی جس بات سے بے حد ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے، ہم پر پوری طرح کھول دی۔ ہم مار کھائیں گے تو اب محض اپنے ظلم اور اپنی جہالت سے۔

*****

مقصد یہ کہ واضح ہو جائے:

۱) صراط مستقیم کے لیے بندے کی ضرورت اور فاقہ مندی کس قدر شدید ہے،

۲) اور اس سے انحراف کے راستوں سے واقف اور خبر دار ہونا کس قدر ضروری۔

(کتاب کا صفحہ 80)